بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَن يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — فون نمبر ۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ — ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم شنبہ — قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۸ وفا ۱۳۴۳ ہش، ۷ ربیع الاول ۱۳۸۴ھ، ۸ جولائی ۱۹۶۴ء | نمبر ۱۶۷


## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۷ جولائی بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کو ضعف کی تکلیف رہی۔ نقرس کی درد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے افاقہ ہے۔ رات نیند وقفہ سے آتی رہی۔ اس وقت طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

کل حضور نے دو انڈونیشی اور دو دیگر احباب کو شرف ملاقات بخشا۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

### تعمیر فنڈ انصار اللہ

مجلس شوریٰ انصار اللہ میں تمام نمائندگان کے مشورہ سے طے ہوا تھا کہ اس سال تعمیر فنڈ کے لئے اراکین تین ہزار روپے جمع کریں۔ یہ تین ہزار کی رقم اراکین سے اس طرح وصول کرنی ہے کہ ہر رکن سے کچھ نہ کچھ رقم حسب استطاعت ضرور لی جائے۔ عہدہ داران نے اس فنڈ کی طرف اس سال بالکل توجہ نہیں کی۔ اس نوٹ کے ذریعہ جملہ زعماء کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس فنڈ کے لئے رقوم جمع کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ بعض ضروری تعمیری کام روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے رکے ہوتے ہیں۔ (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی انسانِ کامل ہیں

## آپ نے اپنی جان، اپنا مال، اپنی حیات و ممات سب رب العالمین پر قربان کر دیئے اور ہمہ تن خدا کے ہو گئے

(۱) "کامل انسان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کون ہوگا۔ دیکھو جب انہوں نے اپنی جان اپنا مال اپنی حیات و ممات رب العالمین پر قربان کر دیئے۔ یعنی سارے کے سارے خدا کے ہو گئے تو کیسا خدا ان کا ہوا اور کیسے فرشتوں نے ان کی مدد کی۔ اگر وہ فرشتوں سے مدد نہ کرتا تو ممکن نہ تھا کہ ایک یتیم بچہ دنیا کو مغلوب کر لیتا۔ حکم وَاذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا کا وہی حال گزرا ہے یعنی لڑائی کے وقت جب جھاگ منہ سے جاری ہے اور مارے غصہ کے آدمی جل رہا ہے۔ اس وقت بھی یہ حکم ہوتا ہے کہ خدا کو یاد کر کے کسی پر وار چلانا۔ ان دشمنانِ دین کے مقابل پر جنہوں نے سینکڑوں صحابہؓ کو ذبح کر دیا تھا فتح مکہ پر کیسا خدا کو یاد کیا اور کیسا ترحم دکھایا۔" (الحکم ۱۰ فروری ۱۹۰۵ء)

(۲) "ہمارے نبی کریم صلعم نے ہر طرح سے اقتدار اور اختیار حاصل کر کے اپنے جانی دشمنوں اور خون کے پیاسوں کو اپنے سامنے بلا کر کہہ دیا لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ اور پھر یہ بھی دیکھو کہ آنحضرت صلعم اس وقت مبعوث ہوئے تھے جب فسق و فجور۔ شرک اور بت پرستی اپنے انتہا کو پہنچ چکی تھی اور ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (۲۱/۸) والا معاملہ ہو رہا تھا اور گئے اس وقت تھے جب وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا (۳۰/۳۰) والا نظارہ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لیا تھا اور یہ ایک ایسی بات ہے جس کی نظیر تمام دنیا میں نہیں پائی جاتی۔ اور یہی تو کاملیت ہے کہ جس مقصد کے لئے آئے تھے اس کو پورا کر کے دکھا دیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو صلیب کا ہی منہ دیکھتے پھرے اور یہودیوں سے رہائی نہ پا سکے۔ مگر ہمارے نبی کریم صلعم نے غالب ہو کر وہ اخلاق دکھائے جن کی نظیر نہیں۔"

(الحکم ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

## یوم سیرت النبی ۲۲ جولائی ۱۹۶۴ء

### جماعت ہائے احمدیہ شایانِ شان جلسے منعقد کریں

امراء اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ نوٹ فرما لیں کہ یوم سیرۃ النبیؐ کے لئے ۲۲ جولائی بروز بدھ کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اس روز پورے اہتمام کے ساتھ جلسے منعقد کئے جائیں جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور سیرت مقدسہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈال کر آپ کی انتہائی ارفع و اعلیٰ شان اور فہم و ادراک سے بالا مقام اور بنی نوع انسان پر آپ کے عظیم الشان احسانات کو پیش کیا جائے۔ تا اپنے اور بیگانے سب آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور اخلاق عالیہ سے واقف ہوں اور انہیں خود اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کی توفیق ملے۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)


مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ جولائی ۶۲ء

# ابتلاء ــــ صبر اور دعا

ہم نے گزشتہ اداریہ میں کہا ہے کہ جماعت احمدیہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے کھڑی ہوئی ہے اور ہر احمدی اس حقیقت کو جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے ورنہ وہ جماعت میں شامل نہ ہوتا۔ جہاں تک خدمتِ دین کا تعلق ہے بہت سے لوگ اپنے اپنے طور پر الگ الگ اور جماعتیں بنا بنا کر خدمتِ اسلام کر رہے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ان کی مساعی بے سود ہیں بلکہ حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کو اس کے ہر عمل کا اجر دیتا ہے اور کوئی شخص جو خدمتِ اسلام کے لئے قدم اٹھاتا ہے اپنی حد تک اجر کا مستحق ہوتا ہے اور اللہ تعالےٰ کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔ تاہم جیسا کہ ہم نے پہلے بھی واضح کیا ہے اللہ تعالےٰ بعض اوقات جب دنیا تباہی کے سر پر کھڑی ہو جاتی ہے اپنے خاص بندے مبعوث کرتا ہے۔ چنانچہ سلسلہ مجددین کے سلئے احادیث اور نص صریح موجود ہے۔

جب دنیا ایک بڑی حد تک گمراہی کے راستہ پر رواں دواں ہوتی ہے اس وقت وہ مادہ پرستی کی انتہا تک پہنچ چکی ہوتی ہے اور دنیا کے تمام مال و اسباب ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں چلے جاتے ہیں جو اللہ تعالےٰ اور نیکی کے منکر ہو چکے ہوتے ہیں۔ لوگ دنیوی عیاشیوں میں مگن ہو جاتے ہیں اور مادی راحت و آرام کے دلدادہ ہو جاتے ہیں۔ الغرض تمام دنیوی طاقتیں ان کے ہاتھوں میں ہوتی ہیں جو اللہ تعالےٰ کو بھلا بیٹھے ہوں۔ حکومت ان کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تجارت ان کے ہاتھ میں ہوتی ہے معیشت ان کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ دین کے بھی اجارہ دار ہوتے ہیں۔ جتنے مادی فوائد دین کی وجہ سے ہوتے ہیں سب ان کے قبضہ میں آجاتے ہیں گویا وہ دین پر بھی حکمران ہوتے ہیں۔ وہ جس طرح چاہتے ہیں لوگوں سے پوجا کرواتے ہیں اور ان میں ایسی ایسی رسومات رائج کر دیتے ہیں کہ لوگ انہی کو اپنا ذریعہ نجات سمجھنے لگتے ہیں اور ان رواجوں اور رسومات ہی کو دین خیال کرتے ہیں۔

ایسی حالت ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ اپنا مامور بھیجتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی خطرناک

دنیا میں اللہ تعالےٰ کا پیغام سنانا کوئی معمولی بات نہیں ہوتی۔ جونہی اللہ تعالےٰ کا بندہ پیغام حق سناتا ہے دنیا کے تمام عناصر اس کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور مامور من اللہ کا راستہ کانٹوں سے پُر ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر نبی پر مصائب آتے ہیں۔ اور علیٰ ہذا القیاس نبی کے ماننے والے بھی مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں۔ تاہم اللہ تعالےٰ ان کے ساتھ ہوتا ہے وہ ان ابتلاؤں میں ان کا ساتھ دیتا ہے اور ان کی حفاظت کرتا ہے۔ حفاظت کے کئی طریق ہیں۔ عام طور پر اللہ تعالےٰ نبی اور اس کی جماعت کو دولت عطا کرتا ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ ان کی مخفی قوتوں کو اُبھارتا ہے اور ان کی فطرت کے جوہر کھلتے ہیں۔ جس طرح سونا کٹھالی میں پڑ کر کندن بن جاتا ہے اسی طرح ابتلاؤں میں پڑ کر اللہ تعالیٰ کے بندے کندن بن جاتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالےٰ قادر تھا کہ اپنے بندوں کو کسی قسم کی ایذا نہ پہنچنے دیتا اور ہر طرح سے عیش و آرام میں ان کی زندگی بسر کرواتا۔ ان کی زندگی شاہانہ زندگی ہوتی۔ ہر وقت ان کے لئے عیش و طرب کے سامان مہیا کئے جاتے مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ اس میں بڑے اسرار اور راز نہاں ہوتے ہیں۔ دیکھو والدین کو اپنی لڑکی کیسی پیاری ہوتی ہے۔ بلکہ اکثر لڑکوں کی نسبت زیادہ پیاری ہوتی ہے مگر ایک وقت آتا ہے کہ والدین اس کو اپنے سے الگ کر دیتے ہیں وہ وقت ایسا ہوتا ہے کہ اس وقت کو دیکھنا بڑے جگر والوں کا کام ہوتا ہے دونو طرف کی حالت ہی بڑی قابلِ رحم ہوتی ہے قریباً چودہ پندرہ سال ایک جگہ رہے ہوئے ہوتے ہیں۔ آخر ان کی جدائی کا وقت نہایت ہی رقت کا وقت ہوتا ہے۔ اس جدائی کو بھی کوئی نادان بے رحمی کہہ دے تو بجا ہے مگر اس کی لڑکی میں بعض ایسے قویٰ ہوتے ہیں جن کا اظہار اس علیحدگی اور سسرال میں جا کر

شوہر سے معاشرت ہی کا نتیجہ ہوتا ہے جو طرفین کے لئے موجب برکت اور رحمت ہوتا ہے۔

یہی حال اہل اللہ کا ہے۔ ان لوگوں میں بعض خُلق ایسے پوشیدہ ہوتے ہیں کہ جب تک ان پر تکالیف اور شدائد نہ آویں ان کا اظہار ناممکن ہوتا ہے۔

دیکھو اب ہم لوگ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق بیان کرتے ہیں بڑے فخر اور جرأت سے کام لیتے ہیں یہ بھی تو صرف اسی وجہ سے ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر وہ دونو زمانے آچکے ہوئے ہیں ورنہ ہم یہ فضیلت کس طرح بیان کرتے۔ دکھ کے زمانہ کو بُری نظر سے نہ دیکھو۔ یہ خدا سے لذت کو اور اس کے قرب کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اسی لذت کو حاصل کرنے کے واسطے جو خدا کے مقبولوں کو ملا کرتی ہے دنیوی اور سفلی کُل لذات کو طلاق دینی پڑا کرتی ہے۔ خدا کا مقرب بننے کے واسطے ضروری ہے کہ دکھ سہے جاویں اور شکر کیا جاوے۔

اور نئے دن ایک نئی موت اپنے اوپر لینی پڑتی ہے۔ جب انسان دنیوی ہوا و ہوس اور نفس کی طرف سے بکلی موت اپنے اوپر وارد کر لیتا ہے تب اسے وہ حیات ملتی ہے جو کبھی فنا نہیں ہوتی۔ پھر اس کے بعد مرنا کبھی نہیں ہوتا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف غم کی حالت میں نازل ہوا ہے۔ تم بھی اسے غم ہی کی حالت میں پڑھا کرو۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا بہت بڑا حصہ غم و الم میں گذرا ہے"۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۰۰، ۲۰۱)

(باقی)

---

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی

اور

تزکیۂ نفوس کرتی ہے

---

# ہر اک ذرّہ کے دل میں دید کا ارمان باقی ہے

جہانِ دل میں تیرے گرمیٔ ایمان باقی ہے
تو ثلجِ کفر پگھلانے کا سب سامان باقی ہے

حسین یہ کونسا گذرا عرب کے ریگزاروں میں
ہر اک ذرہ کے دل میں دید کا ارمان باقی ہے

کنارِ نیل موسیٰ بھی عصا لے کر چلے آئے
ہُوا کیا گر کوئی فرعونِ بے سامان باقی ہے

ڈکارا ضیغمِ اسلام نے میدان میں آکر
تو دیکھو کفر کا گوسالۂ بے جان باقی ہے

کریں گے دین کو دنیا پہ فائق خواہ کچھ بھی ہو
جو باندھا تھا مسیحِ وقت سے پیمان باقی ہے

نہ دیکھ اِک بار بھی تحقیر سے اللہ کے بندوں کو
وگرنہ جان لے دل کا ترے ہامان باقی ہے

سہے ہیں وار ہنس ہنس کر ہمیشہ دوست دشمن کے
تبسم کی مرے چہرے پہ اب تک شان باقی ہے

نصیر اس کوچہ ہائے کفر میں دو سال رہ کر بھی
تعجب ہے ترے دل میں ابھی ایمان باقی ہے

نصیر احمد خان
[illegible] انگلستان

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

# نماز سے غفلت کرنیوالوں پر ناراضگی کا اظہار

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لقد ھممت ان آمر بحطب فیحتطب ثم آمر بالصلوٰۃ فیوذن لھا ثم آمر رجلا فیؤم الناس ثم اخالف الی رجال لا یشھدون الصلوٰۃ فاحرق علیھم بیوتھم والذی نفسی بیدہ لو یعلم احدھم انہ یجد عرقا سمینا او مرماتین حسنتین لشھد العشاء (مسلم)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میں نے اس امر کا عزم صمیم کر لیا ہے کہ میں ایندھن جمع کرنے کا حکم دوں۔ بعد ازاں وہ ایندھن باندھا جائے۔ پھر میں نماز کا حکم دوں اور اس کے لئے اذان بھی ہو جائے۔ پھر میں کسی شخص کو امامت کے لئے حکم دوں۔ بعد ازاں میں خود ان مختلف لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے۔ اور ان کے گھروں کو ان کے سمیت ہی آگ لگا دوں۔ اور بخدا جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر ان بے نمازی اشخاص میں سے کوئی شخص جانتا کہ وہ گوشت کا مجرب ٹکڑا یا دو عمدہ پائے (کھروڑے) پائے گا۔ تو وہ ضرور نماز میں حاضر ہوتا۔

تشریح۔ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بالا غیر معمولی زجر و توبیخ کا حامل ہے۔ اس حدیث میں جہاں نماز سے غفلت پر انتباہ کیا گیا ہے۔ وہاں باجماعت نماز سے کوتاہی کرنے والے کے خلاف بھی انذاری الفاظ فرمائے گئے ہیں۔

قرآن کریم اور حدیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح بنی آدم بغیر ہوا اور پانی کے زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح ایک مسلمان کا اسلام اور اخلاق بغیر فریضہ نماز کے قائم نہیں رہ سکتے۔ اس لئے نماز کی فضیلت اور تاکید میں ان گنت ارشادات وارد ہوئے ہیں۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض دیگر ارشادات نماز کے متعلق یہ ہیں۔

(۱) نماز دین کا ستون ہے۔

(۲) نماز مومن کا نور ہے۔

(۳) نماز بہترین جہاد ہے۔

(۴) جو شخص پانچوں نمازوں کا اہتمام کرتا ہے۔ رکوع سجدہ اور وضو کو اچھی طرح سے کرتا ہے۔ جنت اس کے لئے واجب ہو جاتی ہے۔ اور دوزخ اس پر حرام ہو جاتی ہے

(۵) جب تک مسلمان پانچ نمازوں پر باقاعدگی کرتا ہے شیطان اس سے خائف رہتا ہے۔ اور جب وہ نمازوں میں سستی کرتا ہے۔ تو شیطان کو اس پر دلیری ہو جاتی ہے۔ اور اس کو بہکانے کی فکر کرنے لگتا ہے۔

(۶) نمازی شہنشاہ کے دروازہ پر دستک دیتا ہے۔ اور یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ جب دروازہ بار بار کھٹکھٹایا جاتا ہے۔ تو دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔

(۷) نماز دل کا نور ہے جو شخص اپنے نفس کو نورانی بنانا چاہے بنالے۔

(۸) سب سے زیادہ پسندیدہ کام اللہ تعالےٰ کے نزدیک وہ نماز ہے جو وقت پر ادا کی جائے۔

(۹) اللہ عزوجل نے میری امت پر سب سے پہلے نماز فرض کی اور قیامت میں سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا۔

(۱۰) اللہ جل شانہ کو آدمی کی ساری حالتوں میں سب سے زیادہ یہ پسند ہے کہ اس کو سجدہ کی حالت میں دیکھیں کہ اپنی پیشانی کو زمین سے رگڑ رہا ہو۔

خاکسار:۔ شیخ نور احمد منیر

---



---

# ہالینڈ میں تبلیغ اسلام

## ٹیلی ویژن پر تبلیغ اسلام ۔۔ اہم جلسے اور تقاریب

## ۔ مختلف مجالس میں تقاریر ۔ معززین کی آمد ۔ لٹریچر کی وسیع اشاعت

## تین افراد کا قبول اسلام

مکرم صلاح الدین خان صاحب بنوسط وکالت تبشیر

اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ اس نے عرصہ زیر رپورٹ میں تبلیغ کے متعدد مواقع ہمارے لئے پیدا فرمائے۔ جن میں ٹیلی ویژن کے دو پروگرام بھی شامل ہیں۔

ہالینڈ کے ٹیلی ویژن پر اسلام سے متعلق پہلا پروگرام نصف گھنٹہ کا تھا جس میں امام مسجد ہالینڈ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب کا انٹرویو لیا گیا۔ اس کے علاوہ جماعت کے دو افراد ایک ڈچ نومسلم خاتون اور ایک ڈچ نومسلم نوجوان کو بھی اس میں حصہ لینے کا موقعہ ملا۔ جن سے چند ایک سوالات پوچھے گئے۔ یہ دونوں ہمارے مشن کے سکرٹری ہیں۔ نیز خاکسار کو بھی نماز پڑھتے دکھایا گیا۔ ٹیلی ویژن پر اس پروگرام کی وجہ سے ہماری مسجد کا اتنا چرچا ہوا کہ تقریباً سارا ہالینڈ ایک دفعہ مسجد سے روشناس ہو گیا۔ اس کے نتیجہ میں معلومات حاصل کرنے والے اور لٹریچر کا مطالعہ کرنے والوں میں بھی خاصہ اضافہ ہوا

امسال عید الفطر کے موقعہ پر بھی ٹیلی ویژن کے ذریعہ خبر دی گئی۔ ترک مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد آنے کی وجہ سے اس مرتبہ نماز عید الفطر کا دو جگہوں پر انتظام کرنا پڑا۔ مسجد جب پوری طرح بھر گئی۔ اور اس میں نمازیوں اور زائرین کے لئے کوئی گوشہ خالی نہ رہا۔ تو باقی سات آٹھ سو افراد کے لئے ایک بڑا ہال کرایہ پر لیا گیا۔ جہاں مکرم حافظ صاحب نے نماز پڑھائی اور خاکسار نے مسجد میں دونوں موقعوں پر ٹیلی ویژن والے فوٹو لینے کے لئے موجود تھے۔ اور اسی دن شام کو ٹیلی ویژن کے خبر کے پروگرام میں نماز کے دونوں منظر دکھائے گئے۔ اور اس طرح خدا تعالےٰ نے ہماری مسجد کو ملک کے کل اطراف میں مشہور کرنے کا سامان پیدا کر دیا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس کے نہایت خوشکن نتائج پیدا فرمائے۔

عیدین کی دونوں تقریبیں بفضلہٖ تعالےٰ بہت کامیابی سے انجام پائیں۔ عید الفطر کی شام کو سفیر پاکستان جناب قدرت اللہ صاحب شہاب اور بیگم شہاب کے اعزاز میں ایک ریسپشن کا انتظام کیا گیا جس میں متعدد معززین تشریف لائے۔ انڈونیشیا کے سفیر، ٹرکش ایمبیسی کے فرسٹ سکرٹری اسسٹنٹ ریکٹر انسٹی ٹیوٹ آف سوشل اسٹڈیز اور پروفیسر براؤن کے نام قابل ذکر ہیں

عید الاضحیٰ کی تقریب بھی نہایت کامیاب رہی۔ حاضری گو عید الفطر سے کم تھی مگر پھر بھی ۰۰ ۷ کے قریب افراد حاضر تھے۔ مسجد اور مسجد کے باہر باغیچے میں نماز کا انتظام تھا نماز عید جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے پڑھائی۔ چونکہ نمازیوں میں ترک احباب کی اکثریت تھی۔ لہذا انسٹی ٹیوٹ آف سوشل اسٹڈیز کے ایک طالب علم نے خطبہ عید کا خلاصہ ٹرکش میں بیان کیا۔

نماز عید کے بعد ری سیپشن کا اہتمام تھا۔ دیگر معززین کے علاوہ سفیر پاکستان جناب قدرت اللہ شہاب۔ جناب جمیل الدین حسن سیکرٹری پاکستان ایمبیسی اور جناب ڈاکٹر محمد شریف سفیر انڈونیشیا بھی تشریف لائے۔ مسجد میں گہما گہمی دیر تک رہی۔ شام کو ڈنر کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔

### پبلک جلسے

مسجد میں تین پبلک جلسے منعقد کئے گئے۔ ہر موقعہ پر ہال سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ ایک موقعہ پر تقریباً ۵۰ افراد کو جگہ نہ ملنے کی وجہ سے واپس لوٹنا پڑا۔ اسی طرح مسجد میں مصری طلباء کے پانچ چھ اجلاس ہوئے فریس لینڈ کے سکول کی طالبات کا ایک گروپ سکول کے پادری کے ہمراہ مسجد آیا۔ مکرم اسلم صاحب نے ان سے خطاب کیا اور سوالات کے جواب دیئے۔ اسی طرح بوائز سکاؤٹس کا ایک گروپ مسجد آیا۔ مکرم حافظ صاحب نے ان کے سامنے اسلام پر تقریر کی۔ اسی طرح ایمسٹرڈم سے بھی دو مرتبہ دو سکول کے طلباء اپنے پادری کو لے کر مسجد آئے۔ مکرم حافظ صاحب نے ان سے خطاب فرمایا۔ انہیں لٹریچر دیا گیا۔ اور مسجد دکھائی گئی

### باہر کی مجالس میں شرکت و تقاریر

محترم حافظ صاحب کو ہارلم اور رلانڈز

کے سوشل سنٹرز میں جانے اور اسلام پر گفتگو کا موقعہ ملا۔ ساؤتھ آف ہالینڈ ایمسٹرڈم اور فریس لینڈ میں ترکوں اور انڈونیشین مراکز میں آپ تشریف لے گئے اور ان سے رابطہ رکھا ڈیلفٹ میں آپ نے دو مختلف تنظیموں کے زیر انتظام دو مرتبہ تقریر کی۔ ہیگ کی ایک کیتھولک ایسوسی ایشن سے بھی خطاب کیا۔ اسی طرح ہیگ کی ایک ہیومینسٹ ایسوسی ایشن اور رفتہ کی ایک سوشل سوسائٹی۔ نیز ایمسٹرڈم کے قریب میں Church کی کانفرنس۔ ڈیلفٹ میں یارمنز کے ایک گروپ اور جرمن بارڈر کے قریب ڈچ ملٹری کی طرف سے لنچ کی دعوت پر تقاریر کرنے کے مواقع میسر آئے۔ گفتگو ہوئی اور سوالات کے جواب دیئے گئے اسی طرح تھیوسافیکل سوسائٹی۔ الیفارمڈ چرچ۔ فری میشنرز ایسوسی ایشن سے بھی آپ نے خطاب کیا خاکسار کو بھی لائڈن میں یونیورسٹی کے طلباء جن میں سے اکثر بیرونی ممالک سے ڈاکٹریٹ کرنے کے لئے آئے ہوئے ہیں مختلف موضوعات پر تقریر کرنے اور بحث میں حصہ لینے کے مواقع میسر آئے ایک مرتبہ مذہب اور ریاست کے موضوع پر تقریر کی جو بہت دلچسپی کا باعث ہوئی اور تبادلۂ خیالات کے لئے کئی پہلو سامنے آئے۔ نتیجۃً تفصیلی گفتگو کے لئے ایک اور شام مقرر کی گئی۔ اسی طرح ایمسٹرڈم میں ایک مرتبہ گفتگو کا موقعہ ملا۔

علاوہ ازیں یوم پاکستان کے موقعہ پر ایمبیسی کی طرف سے ریسپشن میں خاکسار اور مکرم حافظ صاحب کو شرکت کا موقع ملا اور متعدد معززین سے تعارف ہوا۔ انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سٹڈیز کی ایک تقریب میں خاکسار نے شمولیت کی اس موقع پر ہوم منسٹری آف پاکستان کے ایک ڈپٹی سیکرٹری سے دیر تک تبادلۂ خیالات کیا ڈچ عرب سرکل کی میٹنگوں میں بھی جانے کا موقعہ ملا اس کے علاوہ سات آٹھ تقاریب میں مکرم حافظ صاحب کے ساتھ شرکت کی۔

مسجد میں ہر ہفتہ کی شام کو معلوماتی اور تربیتی نوعیت کے اجلاس باقاعدگی سے منعقد ہوتے رہے تا احباب کو زیادہ سے زیادہ اسلامی مسائل سے واقفیت حاصل ہو اور نئے حالات کی روشنی میں ان میں تبادلۂ خیالات ہو سکے چنانچہ اسی مقصد کے لئے ہر ہفتہ تقریر کے لئے ایک خاص موضوع کا انتخاب کیا جاتا رہا۔ جس میں ہمارے ڈچ نومسلم ممبران اور معزز شام کے دوستوں نے تقاریر کیں خاکسار نے بھی دو تقاریر کیں۔ ایک میں اسلامی عبادات اور روزہ کے موضوع پر اور دوسری مرتبہ اسلام کا تصور حکومت کے موضوع پر ایک

مقالہ پڑھا اس اجلاس میں محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی تشریف لائے۔ آپ نے ازراہ نوازش اس موضوع سے متعلق اپنے قیمتی خیالات کا اظہار فرما کر احباب کو استفادہ کا موقع دیا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

عرصہ زیر رپورٹ میں قریباً روزانہ مسجد دیکھنے اور معلومات حاصل کرنے یا ملاقات کی غرض سے اپنوں اور غیروں کی آمد رہی جن میں ڈچ کے علاوہ۔ مصر۔ اردن۔ ترکی۔ مراکش۔ جرمنی۔ پاکستان وغیرہ کے بھی دوست آئے ایک مرتبہ تین پادری ساؤتھ آف ہالینڈ سے آئے خاکسار کو ان سے مختصر گفتگو کا موقع ملا۔ انھوں نے مسجد کی متعدد تصاویر لیں۔ لٹریچر لیا اسی طرح اوتردم اور دوسرے مقامات سے بھی معلومات حاصل کرنے کے لئے دوست تشریف لائے بعض کے ساتھ دو دو تین تین گھنٹے تک تبادلہ خیالات ہوا۔ ایک یونیورسٹی کے طالب علم کو مقالہ کے لئے مواد مہیا کیا گیا کئی اخبارات کے نمائندے آئے اور مکرم امام صاحب سے انٹرویو لیا۔

مختلف اداروں کو ہمارا ڈچ ماہوار پرچہ "الاسلام" کے علاوہ ریویو آف ریلیجنز" اور "در اسلام" جرمن کے پرچے باقاعدگی سے بھجوائے گئے۔ لٹریچر کے لئے خطوط آئے اور انھیں بذریعہ ڈاک مطلوبہ لٹریچر بھیجا گیا۔

ایک خوشکن امر یہ ہے کہ ہمارے ڈچ قرآن مجید کے سارے نسخے (۵۰۰۰) پانچ ہزار قریباً فروخت ہو چکے ہیں اور اب آئندہ مطالبات کو پورا کرنے کے لئے دوسری طباعت کا مسئلہ زیر غور ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہالینڈ مشن کو توفیق عطا فرمائے کہ یہ قرآن کا ڈچ ترجمہ دوبارہ چھپوا کر اس کی اشاعت کر سکے۔

ٹیلی ویژن کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخبارات میں بھی مسجد کا خوب چرچا ہوا۔ ایک مشہور کیتھولک ماہوار مجلہ "کیتھولک مشن" کا سرورق ہی مسجد کی تصویر کے ساتھ شائع ہوا۔ اور اندر بھی ابتدائی صفحات میں پانچ چھ تصاویر کے ساتھ ایک تفصیلی مضمون شائع کیا اس کے علاوہ کئی ایک روزناموں اور کئی ہفتہ وار رسالوں میں مسجد کی تصاویر اور مشن کی کارگزاریوں کی خبریں شائع ہوئیں

پچھلے دنوں خلیج فارس کے علاقہ راس الخیمہ کا شیخ سلیمان طاہر اوران کے خاندان کے ۲۰ افراد پر مشتمل قافلہ انگلینڈ آیا ہوا تھا انھوں نے ہالینڈ آنے کا ارادہ ظاہر کیا بشرطیکہ کہیں خیمہ نصب کرنے کی جگہ مل جائے چنانچہ مشن نے ڈچ نومسلم سیکرٹری مسٹر محمود تعلیم الاسلام نے انھیں مشن کی طرف سے مہمان نوازی کی پیشکش کی اس پر شیخ سلیمان طاہر اپنا قافلہ لے کر ہالینڈ پہنچے مسجد کے باغ میں خیمہ لگانے کی اجازت ہمیں نہ مل سکی

تاہم بندرگاہ سے شیخ سلیمان کو سیدھے مسجد لانے کا اہتمام کیا گیا۔ چونکہ شام کے کھانے کا وقت ہو چکا تھا اس لئے طعام کا انتظام کیا گیا۔ شیخ کے مسجد آنے کی خبر جو نہی ایک روز قبل پریس میں نکلی تو پریس کے نمائندوں کا ایک ہجوم شیخ کی آمد سے قبل اپنے کیمرے لئے ہوئے مسجد پہنچے ہوئے تھے۔ عربی شیخ کی آمد ان کے لئے اس حد تک سنسنی خیز تھی کہ ہالینڈ کا کوئی اخبار نہ ہو گا جس میں مسجد میں شیخ سلیمان کی آمد کی خبر نہ شائع ہوئی ہو۔ ۷۰ اخبارات کے تراشے ہمیں موصول ہو چکے ہیں جن میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ بیشتر ان میں سے وہ ہیں جن میں مسجد کے فوٹو بھی ہیں اس طرح یہ موقع بھی ایک لحاظ سے تبلیغی رنگ میں ممد ہی ثابت ہوا۔ شیخ کی آمد کی خبر T.V. پر بھی آئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی کے ٹھوس نتائج پیدا کرے اور آئندہ بھی بہترین طریق پر خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں تین افراد حلقہ بگوش اسلام ہوئے احباب سے ان کی استقامت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

دعا کی تحریک کی غرض سے بعض ناسامد حالات کا ذکر کر دینا بھی بہتر معلوم ہوتا ہے۔ ان ممالک میں کسی کا اسلام قبول کر لینا کوئی معمولی امر نہیں۔ لوگ یہاں ملنے ملانے میں با اخلاق بھی ہیں اور بظاہر اسلام دوست بھی۔ مگر اسلام کا حقیقۃً اپنا لینا اور اسی کا ہو جانا ان کے لئے کوئی آسان بات نہیں۔ پچھلے ہی دنوں کا واقعہ ہے کہ ایک نوجوان طالب علم جن کی عمر بیس سال کے قریب ہے مسجد آئے اور اسلام میں بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔ لٹریچر وغیرہ دیا گیا جسے انہوں نے مطالعہ کیا۔ اس طالب علم نے کیتھولک ماحول میں پرورش پائی تھی مگر اس کے بعد خدا کا منکر

ہو گیا تھا اور کسی مذہب سے اسے کوئی واسطہ نہ تھا۔ پھر اس کے دل میں اسلام کے متعلق تحریک پیدا ہوئی اور یہاں آیا۔ چنانچہ اسنے اسی ہی بیعت پر اصرار کیا اور جون کے شروع میں اسنے بیعت کر لی۔ مکرم امام صاحب نے اسے نصیحت کی کہ اگر تمہارے والدین کو تمہارے اسلام قبول کرنے کا علم نہیں ہے تو بہتر ہے کہ انہیں مناسب رنگ میں مطلع کر دو تا کہ انہیں یکدم شاق نہ ہو۔ مگر اسنے کہا آپ اس کا فکر نہ کریں میرے والدین بہت اچھے ہیں اور ہمدرد ہیں۔ انہیں اس پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔

خیر اس دن تو نوجوان چلا گیا مگر دوسرے ہفتہ وہ بڑا گھبرایا ہوا سا آیا اور کہا کہ مجھے تو میرے ماں باپ نے گھر سے نکل جانے کو کہدیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے یا تو اسلام چھوڑ دو اور اگر نہیں چھوڑتے تو گھر سے نکل جاؤ۔ ادھر پادری نے بھی ان الفاظ میں انہیں سبق دیا کہ اس "متعدی مرض" کو گھر میں نہ رہنے دو ورنہ یہ دوسروں تک بھی پھیلے گی۔ اس نوجوان کو انہوں نے مجبور کیا کہ وہ مسجد سے بالکل قطع تعلق کر دے ورنہ اس کے لئے ان کے گھر میں جگہ نہیں۔ چنانچہ اس نوجوان نے مجبور ہو کر ہمیں آخری خط یہ لکھا کہ وہ ان حالات میں احمدیہ مشن سے تعلق نہ رکھنے پر مجبور ہے اب وہ ایک سال کے بعد جب تعلیم مکمل کر لے گا۔ پھر ہم سے مل سکے گا۔

آخری دفعہ جب وہ یہاں آیا تو اسنے بڑے جذبہ کے ساتھ یہ اظہار کیا کہ ظاہری تعلق تو میں مجبور ہو کر وقتی طور پر توڑ رہا ہوں مگر اسلام کی محبت کو وہ میرے دل سے نہیں نکال سکتے۔ اس نوجوان نے ایک ماہ کا چندہ بھی دیا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے اخلاص اور ایمان کو سلامت رکھے۔

# فوری ضرورت

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

فضل عمر ہسپتال میں ایک لیڈی ڈاکٹر کی فوری ضرورت ہے اور اس کے لئے خاکسار کئی بار الفضل میں اعلان بھی کر چکا ہے مگر افسوس ہے کہ ابھی تک کسی احمدی لیڈی ڈاکٹر کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ وہ مرکز کے ہسپتال میں آکر کام کرے۔ البتہ چند ایک مخلصین نے میرے اعلانوں کے بعد خط لکھے ہیں کہ وہ اپنی لڑکی کو ڈاکٹری کی تعلیم دلوا کر وقف کریں گے یا یہ کہ ایک دو بہنوں نے لکھا ہے کہ وہ ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کر رہی ہیں کامیاب ہونے پر انشاء اللہ یہاں آکر کام کریں گی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ مگر کسی کوالیفائڈ لیڈی ڈاکٹر نے اس طرف قطعاً توجہ نہیں دی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

پس اس اعلان کے ذریعہ پھر احمدی لیڈی ڈاکٹروں کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ دنیا کمانا تو آسان ہے مگر اس کا اجر آخرت میں کوئی نہیں ہاں جو دین کو مقدم رکھیں گی ان کو دنیاوی لحاظ سے بھی گھاٹا نہ ہو گا اور پھر آخر تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ضرور سنوار دے گا۔ "فاعتبروا یا اولی الابصار"

خاکسار مرزا منور احمد
چیف میڈیکل افیسر فضل عمر ہسپتال - ربوہ

# چوہدری عبدالواحد صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر ”اصلاح“ سرینگر کا ذکرِ خیر

(از مکرم محمد اسد اللہ صاحب قریشی الکاشمیری (مربی سلسلہ) حال ربوہ)

مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب سابق ایڈیٹر اخبار ”اصلاح سری نگر (کشمیر)“ اپنے گاؤں قائد آباد علاقہ تھل ضلع سرگودہا میں ۸ رجولائی ۱۹۶۴ء کو وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خاکسار نے ۳ر جنوری ۱۹۶۴ء کو مرحوم سے ان کے گاؤں جاکر ملاقات کی تھی۔ میری خواہش پر انہوں نے اپنی زندگی کے جو حالات خود لکھائے تھے میں انہی کے الفاظ میں انہیں یہاں درج کرتا ہوں۔

## پیدائش

میری پیدائش ۱۵ راپریل ۱۹۰۲ء میں اس زمانہ میں ہوئی جبکہ میرے والد چوہدری اللہ بخش صاحب نہر لوئر چناب پر کاربند تھے وہ ۱۹۰۳ء میں جب احمدی ہوئے تو ان کی سخت مخالفت ہوئی۔ خصوصاً مولوی محمد لکھوکے کے خاندان کی طرف سے۔ میں نے پیدا ہونے کے بعد پانچ روز تک اپنی ماں کا دودھ نہ پیا۔ رواج کے مطابق پانچویں روز جب میری والدہ کو اور مجھے نہلایا گیا تو میں نے دودھ پینا شروع کردیا تھا۔ بہت سے لوگوں نے میرے والدین کو میری پیدائش پر مبارکباد دی۔ ان میں میرے والد کے ایک برہمن دوست بھی تھے۔ جنہوں نے میرے والد سے میرا زائچہ بنانے کی خواہش کی۔ میرے والد گو احمدی ہونے کے بعد ان باتوں کے قائل نہ رہے تھے مگر برہمن کے اصرار پر انہوں نے اجازت دے دی۔ پنڈت صاحب نے زائچہ بنانے کے بعد بتلایا کہ میری اور بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش کے اوقات اور سیارے ملتے جلتے ہیں اس لئے یہ لڑکا مفادِ عامہ کے لئے سفر کرے گا۔ چنانچہ ان کی یہ بات میرے قیام کشمیر کے دوران میں صحیح ثابت ہوئی۔ جبکہ میں امام جماعت احمدیہ کے حکم سے تمام ریاست جموں و کشمیر میں کئی بار پیدل دورے کئے اور لمبے لمبے سفر کئے۔

## ابتدائی تعلیم

میری ابتدائی تعلیم مڈل سکول خانقاہ ڈوگراں (سابق ضلع گوجرانوالہ حال شیخوپورہ) میں آٹھویں جماعت تک ہوئی۔ مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب خاکی میرے پہلے احمدی استاد تھے۔ جن کی نوازش میرے شاملِ حال رہی وہ ڈوگراں میں سیکنڈ ماسٹر تھے۔

میری والدہ اس وقت تک احمدی نہیں ہوئی تھی اور جماعت میں اختلافِ خلافت رونما ہونے کے باعث ۱۹۱۴ء میں جماعت کے دو حصے ہوگئے تھے میرے والد صاحب نے ۱۹۱۷ء تک کسی طرف بیعت نہ کی مگر ”الفضل“ اور ”ریویو آف ریلیجنز“ باقاعدہ منگواتے تھے۔ چندہ کبھی قادیان اور کبھی لاہور بھیج دیتے تھے۔

میرے ورنیکلر مڈل پاس کرنے کے بعد والد صاحب کو مجھے قادیان بھیجنے کا خیال پیدا ہوا لیکن والدہ صاحبہ چاہتی تھیں کہ کسی قریب کے ہائی سکول میں مجھے داخل کردیا جائے۔ میں نے والد صاحب کے ارشاد کو ترجیح دی اور انہوں نے مجھے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں داخل کرادیا۔

## والدین کی خلافت بیعت

۱۹۱۷ء میں جب میرے والدین قادیان آئے تو میں نے اُن سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیعت کرنے کی تحریک کی۔ انہوں نے کہا میاں! یہ علیؓ اور معاویہ کی جنگ ہے! ہم کسی طرف حصہ لینا نہیں چاہتے میں نے اُن سے عرض کی کہ اگر آپ قرونِ اُولیٰ میں ہوتے تو حضرت علیؓ کا ساتھ دیتے یا معاویہ کا؟ انہوں نے جواب دیا حضرت علیؓ کا۔ میں نے عرض کیا آپ فیصلہ کریں کہ اب علیؓ کون ہے اور اس کی بیعت کرلیں چنانچہ میرے والدین نے اسی جلسہ سالانہ پر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیعت کرلی۔ والد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ”یہ لڑکا“ ہماری ہدایت کا باعث بن گیا۔ میری عمر اس وقت چودہ پندرہ سال کی تھی۔

اس زمانہ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کی فضا بہت روحانی تھی قریباً سب نوجوان طالب علم داڑھیاں رکھتے تھے اور انگریزی طرز کے بال رکھنا معیوب خیال کرتے تھے۔ ایک طالب علم کا واقعہ ہے کہ میٹرک کرکے میڈیکل سکول امرتسر میں داخل ہوئے جہاں اس نے داڑھی منڈوالی۔ اس کے بعد جب قادیان آئے تو تمام طالبعلموں نے بُرا منایا اور سرزنش کی۔ چنانچہ انہوں نے پھر داڑھی رکھ لی۔ نیز اس زمانہ میں بورڈنگ ہاؤس کے اکثر لڑکے باقاعدہ تہجد کی نماز پڑھا کرتے تھے۔

## مدرسہ احمدیہ قادیان میں

۱۹۲۷ء میں میں نے جے۔ وی کا امتحان پاس کیا اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی تحریک پر مدرسہ احمدیہ قادیان میں بطور انگلش ٹیچر کام کرنا شروع کیا اور تعلیم کے ساتھ سکاؤٹنگ کا کام بھی میرے سپرد ہوا۔ سالانہ ٹورنامنٹ پر مدرسہ احمدیہ کے سکاؤٹ جو کھیلیں دکھاتے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی بنفسِ نفیس اُن کا ملاحظہ فرماتے اور اظہار پسندیدگی فرماتے۔

## جلسہ گاہ قادیان کی توسیع

۱۹۲۷ء میں جلسہ سالانہ پر جلسہ گاہ چھوٹی بنائی گئی تھی۔ حضور افتتاح پر تشریف لائے تو جلسہ گاہ کو غیر مکتفی دیکھ کر اظہار ناراضگی کیا۔ چنانچہ صدر انجمن کا فوری طور پر خصوصی اجلاس ہوا اور جلسہ گاہ کی توسیع کا فیصلہ کرلیا گیا۔ میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ افسر جلسہ سالانہ نے میرے سپرد یہ کام کیا چنانچہ سکاؤٹوں کو بلاکر راتوں رات جلسہ گاہ کی توسیع کی گئی۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بھی بطور گروپ لیڈر ہمارے ساتھ تھے۔ دوسرے دن حضرت صاحب یہ کام دیکھ کر بڑے خوش ہوئے اور لوگوں نے میرے والد صاحب کو آکر مبارکباد دی۔

۱۹۳۲ء سے میں تین سال دہلی میں بھی بطور ٹیچر کام کرتا رہا۔ اور ایک سال ضلع سہارنپور میں سکاؤٹنگ کے محکمہ کا افسر رہا۔

## اخبار اصلاح سرینگر (کشمیر) کی ادارت

اپریل ۱۹۳۶ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجھے اخبار اصلاح سرینگر کی ایڈیٹری کے لئے منتخب فرمایا اور اس بارے میں مجھے ہدایات دیں۔ اہم ہدایت یہ تھی کہ ہم خود مختلف علاقوں کا سفر کریں اور لوگوں میں بیداری پیدا کرنے کے علاوہ ان کے حالات اخبارات میں شائع کرائیں۔ حضور کی اس ہدایت کا اہلِ کشمیر کو بڑا فائدہ ہوا۔ اور اخبار کی نیک نامی اور توسیع اشاعت کا باعث ہوا۔ جو سرکاری ملازم عوام پر سختی و ظلم کرنے کے عادی تھے وہ ہمارے اخبار سے ڈرنے لگے اور عوام میں یہ شہرت ہوئی کہ اخبار اصلاح بلاخوف عوام کی اور ان کے حقوق کی ترجمانی کرتی ہے۔

جس زمانہ میں میں نے اخبار اصلاح کا چارج لیا۔ اصلاح اس وقت بند تھا۔ بڑی محنت اور جدوجہد سے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کامیابی عنایت کی۔ اس میں میرے ہمراہی کارکنوں مولوی عبدالغفار صاحب فاضل۔ محمد امین قریشی صاحب اور خواجہ غلام رسول صاحب بھی برابر کے حصہ دار ہیں۔

## قائدِ اعظم سے ملاقات

میں کشمیر میں اکثر سفر کرتا رہتا تھا بعض اوقات تیس تیس پینتیس پینتیس میل پہاڑی سفر پیدل گرمیوں کے دنوں میں کرلیا کرتا تھا۔ اس وجہ سے بعض احباب مجھے ”مردِ آہن“ کہدیا کرتے تھے۔

ایک دفعہ قائدِ اعظم محمد علی جناح نے قیام کشمیر کے دوران یہ خواہش ظاہر کی کہ مجھے ایسا آدمی ملواؤ جو ریاست کے ہر حصے کا واقف ہو۔ انہیں بتلایا گیا کہ ایک پنجابی نے تمام ریاست کا کئی بار سفر کیا ہے یہاں تک کہ گریز۔ بلتستان وغیرہ علاقوں میں بھی پہنچا ہے۔ قائدِ اعظم نے مجھے بلوایا اور مختلف مقامات کے حالات دریافت کرتے رہے۔ انہوں نے مجھ سے اتنے لمبے سفر کرنے کی وجہ دریافت کی۔ میں نے کہا کہ میں جماعت احمدیہ قادیان سے تعلق رکھتا ہوں اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ کی ہدایات کے مطابق عوام کشمیریوں کی بہبودی کے لئے میں نے یہ سفر کئے ہیں۔ اس پر قائدِ اعظم بہت خوش ہوئے۔

## ہندو پریس سے کامیاب مقابلہ

اخبار اصلاح میں ہم نے کئی ایک مضامین مسلسل شائع کئے۔ جن کا جواب مخالف پریس سے بن نہ آیا۔ ایک موقعہ پر پنڈت شیو نرائن فوطہ دار صدر ریڈ کراس نے ذبیحہ گائے کے سوال پر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی۔ اس پر اصلاح میں ذبیحہ گائے کے جواز میں مہاشہ محمد عمر صاحب کے مسلسل کئی مضامین شائع ہوئے۔ جن میں یہ ثابت کیا گیا کہ ویدوں اور شاستروں کی رو سے گائے کھانا جائز ہے۔ ریاست میں ”ذبیحہ گائے“ پر سخت پابندی تھی گائے ذبح کرنے والوں کو دس سال قید بامشقت کی سزا دی جاتی تھی اس لئے ایسے مضامین کا شائع ہونا ریاست میں بغاوت کے مترادف سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ اخبار اصلاح کو بلیک لسٹ کردیا گیا۔

سناتن دھرم ہندوؤں نے ”ذبیحہ گائے“ کے مسئلہ پر ہمیں مناظرہ کا انعامی چیلنج بھی دیا تھا۔ کہ جو مناظرہ سے پہلو تہی کرے وہ ایک ہزار روپیہ (-/۱۰۰۰) تاوان دے گا۔ اور ہم نے مرکز یعنی قادیان میں اس کی اطلاع بھجوادی۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے مہاشہ محمد عمر صاحب اور ملک فضل حسین صاحب کو سری نگر بھجوایا۔ سناتنیوں نے جب آریہ سماجیوں سے یہ خواہش کی کہ وہ

(باقی صـ۷ پر)

## ناصرات الاحمدیہ کا دوسرا امتحان

ناصرات الاحمدیہ کا دوسرا امتحان اس سال ماہ ستمبر میں لیا جائے گا۔ جس کیلئے مندرجہ ذیل نصاب مقرر ہے۔

نماز باترجمہ مکمل۔ رکعات و اوقات نماز۔ چہل حدیث مکمل باترجمہ۔ قرآن پاک کا پہلے پارہ کا نصف اوّل باترجمہ۔ قرآن پاک کا ربعِ آخر زبانی۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ (سوالات ہمارے آقا میں سے ہوں گے)۔ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان۔ سال بھر کے تشحیذ الاذہان میں شائع ہونے والے مضامین و دینی معلومات وغیرہ۔ (سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

# اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہنے والے طلباء اور طالبات

سیدنا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے ارشاد کی تعمیل میں جن طلباء اور طالبات نے اپنے امتحانات میں کامیابی پر بطور شکرانہ چندہ برائے تعمیر مسجد ممالک بیرون۔ تحریک جدید کو ادا کیا ہے۔ ان کے اسماء مع ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

قارئین کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو آئندہ دینی اور دنیاوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔ دیگر طلباء اور طالبات بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں۔

۴۶۔ عزیزہ صبیحہ حسن جونیئر ماڈل سکول ربوہ ۔۔۔ ۵ — ۰۰ روپے
۴۷۔ عزیزہ امۃ الصبور خاں جونیئر ماڈل سکول ربوہ ۔۔۔ ۲ — ۰۰ ”
۴۸۔ عزیزہ منیرہ سلطانہ ” ” ” ۔۔۔ ۲ — ۰۰ ”
۴۹۔ عزیزہ مریم صدیقہ ” ” ” ۔۔۔ ۱ — ۰۰ ”
۵۰۔ عزیزہ نفیسہ ریحانہ ” ” ” ۔۔۔ ۱ — ۰۰ ”
۵۱۔ عزیز مرزا عبدالباسط بھنگالہ ضلع سیالکوٹ ۔۔۔ ۵ — ۰۰ ”
۵۲۔ عزیز شفیق اختر ابن چوہدری محمد اختر صاحب دارالصدر ربوہ ۔۔۔ ۱۰ — ۰۰ ”

## سالانہ ترقی مساجد ممالکِ بیرون کے لئے دینے والے مخلصین

حسب ارشاد مبارک سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود ہر ملازم مکلّف ہے کہ اپنی سالانہ ترقی کی پہلی رقم تعمیر مساجد ممالک بیرون کے فنڈ میں ادا کرے۔ اس ارشاد پر لبیک کہنے والے مخلصین کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ قارئین کرام سے ان کی دینی اور دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۴۰۔ مکرم عبدالکریم خاں صاحب سیکشن آفیسر گورنمنٹ آف ویسٹ پاکستان لاہور ۔۔۔ ۴۰ — ۰۰ روپے
۴۱۔ ” چوہدری محمد اعظم صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ۔۔۔ ۱۵ — ۰۰ ”
۴۲۔ ” ماسٹر حمید احمد صاحب ” ” ” ۔۔۔ ۴ — ۰۰ ”
۴۳۔ محترمہ سارہ بیگم صاحبہ ایم اے باداحی باغ لاہور ۔۔۔ ۵۰ — ۰۰ ”
۴۴۔ مکرم ملک محمود احمد صاحب اسسٹنٹ انجنیئر ریلوے سلطان پورہ لاہور ۔۔۔ ۲۰ — ۰۰ ”

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

## ضروری اعلان

۲۴ - ۲۵ جولائی ۶۴ء بروز جمعہ ہفتہ چک نمبر ۹۸ شمالی سرگودھا میں ایک تربیتی کلاس منائی جا رہی ہے جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا میاں رفیع احمد صاحب اور میاں طاہر احمد صاحب شرکت فرمائیں گے۔ قریبی مجالس کے خدام اور اطفال سے گذارش ہے کہ وہ کلاس کی کامیابی اور روحانی فیوض حاصل کرنے کے لئے اس میں ضرور شامل ہوں۔ (ماسٹر محمد اسلم نگران حلقہ ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا)

## قائدین مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

ہمارا سالانہ اجتماع قریب آگیا ہے اور مرکز میں اس کے ابتدائی انتظامات شروع ہیں۔ لیکن چندہ سالانہ اجتماع کی وصولی بہت ہی کم ہے۔ نیز گذشتہ تین سالوں میں اجتماع میں شامل ہونے والے خدام و اطفال کی تعداد تین گنا سے بھی بڑھ گئی ہے اور اخراجات میں بھی اسی نسبت سے اضافہ ہوا ہے۔ لیکن اس کے مقابل پہ چندہ سالانہ اجتماع کی آمد میں کوئی خاطر خواہ اضافہ نہیں ہوا۔ جس کی مدد سے بڑھتے ہوئے اخراجات پورے ہو سکیں اور اُمید ہے امسال انشاء اللہ تعالیٰ پہلے سے بھی زیادہ خدام و اطفال اجتماع میں شرکت کے لئے تشریف لائیں گے۔ اس لئے قائدین مجالس سے التماس ہے کہ اس چندہ کی اہمیت کو پہچانتے ہوئے اس طرف فوری اور خاص توجہ دیں۔ اور خدام و اطفال سبھی سے چندہ سالانہ اجتماع وصول کریں اور مرکز میں بھجوائیں۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

**دُعائے مغفرت:** عزیزم بریز احمد ابن منشی غلام جیلانی صاحب کاتب اچانک ۶۴/۷/۱ کو فوت ہو گیا۔ عزیز مجلس اطفال الاحمدیہ کا سرگرم رکن تھا۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (رشید احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ ننکانہ)

# زعماء انصار اللہ کی توجہ کے لئے

## نائب زعیم وقفِ جدید کے تقرر سے اطلاع دیں

تمام مجالس انصار اللہ کے زعماء کی خدمت میں بذریعہ سرکلر لکھا گیا تھا کہ ہر مجلس نائب زعیم وقف جدید کا تقرر کر کے صدر صاحب مجلس انصار اللہ کی خدمت میں ان کے اسماء بغرض منظوری آخر ماہ جولائی تک بھجوا دیں۔ ابھی تک بہت کم مجالس نے اس طرف توجہ کی ہے۔

زعماء انصار اللہ کی خدمت میں بذریعہ اخبار الفضل بطور یاددہانی تاکید ہے کہ وہ جلد از جلد نائب زعیم وقفِ جدید کا تقرر کر کے مطلع فرمادیں اور جو لائحہ عمل ان کو بھجوایا جا چکا ہے اس کے مطابق کام شروع کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ وقف جدید کے چندہ کی طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس کی وصولی کو تیز تر کرنے کی ذمہ داری مجالس انصار اللہ پر عائد فرمائی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ حضور ایدہ اللہ کے منشاء مبارک کو پورا کرنے کے لئے پوری کوشش کی جاوے۔

(قائد وقفِ جدید مجلس مرکزیہ)

## اطفال کا انعامی امتحان

### شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اطفال کا ایک انعامی امتحان

اگست ۱۹۶۴ء کے پہلے عشرہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس امتحان میں چودہ سال کی عمر تک کے اطفال شریک ہو سکتے ہیں۔ اوّل اور دوم آنے والے اطفال کو ایک سال کے لئے دس دس روپے ماہوار کے حساب سے وظیفہ دیا جائے گا۔ اس امتحان کیلئے حسب ذیل نصاب مقرر کیا گیا ہے۔

پہلا پرچہ:۔ نماز باترجمہ۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ سوم نصف اوّل۔ حفظ قرآن آخری پندرہ سورتیں (یہ امتحان زبانی سالانہ اجتماع کے موقع پر ہوگا)

دوسرا پرچہ:۔ فتح اسلام۔ سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ علامات شناخت انبیاء۔

تیسرا پرچہ:۔ عام دینی معلومات۔ شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ہمارا آقا۔

اس کے علاوہ تقریر اور انٹرویو سالانہ اجتماع کے موقع پر ہوگا۔ اسی طرح ایسے اطفال کی ہر مجلس کے مقامی ناظم کی رپورٹ کو بھی مدنظر رکھا جائے گا۔

قائدین سے گذارش ہے کہ اس امتحان میں حصہ لینے والے اطفال کی معین تعداد سے ۲۵ جولائی ۱۹۶۴ء تک مطلع فرمائیں تا کہ اس کے مطابق پرچے تیار کروا کر بھجوائے جا سکیں۔

(قائمقام مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

## ضرورت

دفتر ریویو آف ریلیجنز میں ایک ٹائپسٹ کلرک کی آسامی خالی ہے۔ جس کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

گریڈ:۔ (۱) اگر میٹرک ٹائپسٹ ہو تو کارکن درجہ دوم کا گریڈ ۲۲۰-۶-۱۶۰/۵-۱۳۰/۴-۹۰ ہوگا
(۲) اگر گریجوایٹ (تمام مضامین میں) ” ” اوّل ” ۲۶۰-۱۰-۲۰۰/۸-۱۶۰/۶-۱۳۰/۵-۱۱۵ ہوگا

۱۔ امیدوار میٹرک اور بی۔ اے کی سندات کے ساتھ ٹائپ کی سند بھی اپنی درخواستوں کے ساتھ بھجوائیں۔
۲۔ امیدوار چال چلن۔ دیانت۔ امانت و اخلاق کے بارہ میں پریذیڈنٹ یا امیر متعلقہ کی تصدیق بھی بھجوائیں۔
۳۔ درخواستیں مورخہ ۶۴/۷/۲۵ تک دفتر نظارت دیوان میں آنی چاہئیں۔

نوٹ:۔ ریٹائرڈ ماہر ٹائپسٹ بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ (ناظر دیوان)

## اعلان برائے توجہ لجنات اماء اللہ

آئندہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر تقریروں میں حصہ لینے کے لئے یہ شرط رکھی گئی ہے کہ ہر پچاس چندہ دہندگان پر ایک ممبر ناصرات اور اسی طرح پچاس چندہ دہندگان پر ایک ممبر لجنہ کو تقریر کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ یعنی اگر کسی لجنہ کی ممبرات کی چار صد تعداد چندہ دہندگان کی ہو تو اُن کی کُل آٹھ ممبرات مقابلہ جات میں حصہ لے سکیں گی۔ اور حصہ لینے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے مقامی مقابلوں میں اعلیٰ معیار کی قرار دی گئی ہوں۔ (سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

**درخواستِ دُعا:** میرے بچے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ عزیزہ خورشید احمد کو ٹائیفائیڈ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (شیخ عزیز احمد لائل پور)

اذکروا موتاکم بالخیر

# اخویم چوہدری محمد یار صاحب عارف کی والدہ ماجدہ کا ذکر خیر

## دین العجائز رکھنے والی دو بزرگ خواتین

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے:-

"اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو" (ازالہ اوہام)

مومنات میں سے بوڑھی عورتوں کا دین نہایت سادہ ہوتا ہے مگر وہ انتہائی پختہ اور مضبوط ہوتا ہے۔ وہ فلسفیوں کی طرح باریکیوں کے پیچھے نہیں پڑتیں۔ جس بات کو حق سمجھتی ہیں اسے بلا چوں و چرا مان لیتی ہیں اور اعمال میں عقدور بھر راسخ اور پکی ہوتی ہیں۔ اعتراضات اور نکتہ چینی کے نام سے ناآشنا ہوتی ہیں۔ درحقیقت ایمان میں یہی راہ درست ہے اور دیندار انسان کو اسی مسلک پر چلنا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے والی ابتدائی خواتین میں سے اکثر کی قربانیاں اور ان کی دینداری کی زندگی قابل صد رشک رہی ہے۔ گذشتہ دنوں اخویم چوہدری محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان حال سرگودہا کی والدہ صاحبہ کا انتقال ہوا ہے۔ قادیان میں چوہدری صاحب موصوف اور خاکسار کافی عرصہ تک محلہ دارالرحمت میں اور پھر محلہ دارالعلوم میں قریب قریب رہے ہیں۔ مدرسہ احمدیہ کے تعلیمی زمانہ میں بھی ہم ہم جماعت تھے اور ہمارے نہایت اچھے تعلقات تھے۔ میرے والد صاحب مرحوم رض کی وفات کے بعد میری والدہ ماجدہ رض قادیان میں میرے پاس ہی رہتی تھیں۔ مولوی محمد یار صاحب عارف کی والدہ صاحبہ رض بھی اکثر ان کے پاس رہتی تھیں۔ یہ دونوں بزرگ خواتین دیہاتی ماحول میں عمریں بسر کر چکی تھیں۔ ان میں باہم اچھے خاصے روابط پیدا ہو گئے تھے۔ اور اکثر اوقات ایک دوسرے کے پاس چلی جاتی تھیں اور نماز روزہ اور دینی باتوں کے علاوہ بچوں کی نگرانی اور گھریلو امور میں مصروف رہتی تھیں۔ میرے فلسطین جانے اور عارف صاحب کے انگلستان جانے کا قریباً ایک ہی زمانہ تھا۔ یہ اشتراک ان دونوں بزرگ خواتین کو اور بھی قریب کرنے والا تھا۔ ہر ماں کو اپنا بچہ پیارا ہوتا ہے اور اس کی جدائی اس پر شاق ہوتی ہے۔ مگر قلبی اور طبعی احساس کی شدت کے باوجود ان بزرگ خواتین نے اس قربانی کو نہایت خندہ پیشانی سے ادا کیا تھا۔ میں بھی اپنی والدہ کا بڑا بچہ تھا اور چوہدری محمد یار صاحب بھی سب سے بڑے بیٹے تھے ایسے بچوں سے ماؤں کو یوں بھی زیادہ پیار ہوتا ہے۔ بالخصوص جب کہ عمر بڑھاپے کو پہنچ جائے اور حالات بھی خاص ہوں۔ مجھے والدہ محترمہ رضی اللہ عنہا نے بارہا بتایا تھا۔ کہ عارف صاحب کی والدہ مرحومہ رضی اللہ عنہا ہمارے تبلیغی جہاد سے بہت خوش ہوتی تھیں اور ہمارے بیرونی ملکوں کے سفر کے دوران وہ جس طرح اپنے بیٹے کے لئے دعا کیا کرتی تھیں میرے لئے بھی کیا کرتی تھیں۔ جزاھا اللہ خیراً۔ اور میری والدہ مرحومہ نے بتایا تھا کہ میں بھی عارف صاحب کے لئے بہت دعا کرتی رہی ہوں۔ درحقیقت یہ دونوں بزرگ خواتین سگی بہنوں کی طرح رہتی تھیں اور ان کا دین صحیح معنوں میں دین العجائز تھا۔

میری والدہ مرحومہ کا انتقال تقسیم ملک سے سات آٹھ سال پہلے ہو گیا تھا۔ اور مجھے ان کی زیادہ دیر تک خدمت کرنے کی توفیق نہ ملی تھی۔ وہ موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کے درجات بلند فرمائے آمین۔ اخویم مولوی محمد یار صاحب عارف کو کافی لمبا عرصہ تک اپنی والدہ صاحبہ مرحومہ کی خدمت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ وہ اب فوت ہو کر بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے [illegible] وہ ان کے درجات بھی بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو [illegible] خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین

انسان خواہ کسی حصہ عمر میں ہو مگر ماں کی محبت کی یاد سے ضرور آبدیدہ ہو جاتا ہے اور اس کے جذبات میں غیر معمولی رقت پیدا ہو جاتی ہے۔ مبارک ہیں وہ بچے جنہیں اپنی ماؤں کی خدمت کی سعادت حاصل ہے۔ وہ اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ جنہیں ہماری طرح اب ظاہری طور پر اس سعادت کا موقع میسر نہیں۔ وہ ان کے درجات کی بلندی کے لئے بارگاہ رب العزت میں دست بدعا رہیں۔ رب ارحمهما كما ربياني صغيراً ہر مومن کا شعار ہے۔

خاکسار
ابوالعطاء جالندھری

## درخواست دعا

میرے بڑے بھائی سید تنویر احمد شاہ صاحب کچھ عرصہ پہلے عازم لندن ہوئے تھے لیکن بعض حالات کی بناء پر وہ بلجیم میں ہی رک گئے ہیں۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو بخیر و عافیت لندن پہنچائے اور ان کی تکالیف دور فرمائے آمین

(شاہ میر احمد اشرف ربوہ)

# انصار اللہ اور اصلاح و ارشاد کی عظیم ذمہ داری



ایک مرتبہ سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:-

"اے علی رض اگر خدا تیرے ذریعہ ایک آدمی کو ہدایت عطا فرما دے تو یہ تیرے لئے بہت سے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے"

اسی ارشاد نبوی کے پیش نظر مجلس انصار اللہ کا ہر رکن مکلف کیا گیا ہے کہ سال رواں میں کم از کم ایک سعید روح کو اسلامی انوار کا گرویدہ بنائے۔ سال کا بیشتر حصہ گذر چکا ہے اور پیشتر اس کے اختتام سال کے اعلان کی آواز ہمارے کانوں میں پڑے ہمارا فرض ہے کہ مذکورہ بالا اہم فرض کے سلسلہ میں اپنا محاسبہ کریں۔ اگر اس وقت ہمارا محاسبہ ہمارے لئے کوئی خوشکن نتیجہ ظاہر نہ کرے تو چنداں ضرورت نہیں سال کے بقیہ ایام اگرچہ کتنے ہی قلیل رہ گئے ہوں تلافی مافات کے لئے کافی ہیں۔ میرے نزدیک اگر سال رواں اور سال نو کے درمیان ایک رات بھی باقی رہ جائے تو پھر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل [illegible] گوہر مقصود حاصل کیا جا سکتا [illegible] کہتے ہیں ع

بترس از بلائے کہ شب درمیان است

میں اس قلیل وقت میں جس طرح دیوانہ وار کام کرنے کی ضرورت ہے وہ محتاج بیان نہیں بعض احباب وقت گذرنے کے بعد کہدیا کرتے ہیں کہ ہم نے کوشش تو کی تھی لیکن اللہ کو منظور ہی نہ تھا۔ گویا اپنی ناکامی اللہ تعالےٰ کے ذمہ لگا دیتے ہیں۔ لیکن بنظر غور دیکھا جائے تو ہمارا یہ جواب اللہ تعالیٰ کی صفت رحمیت کے خلاف ٹھہرتا ہے۔

جس توجہ اور اخلاص سے کام کرنا چاہیئے ہماری محنت اس سے عاری ہوتی ہے اور الزام ہم خدا تعالیٰ پر لگا دیتے ہیں۔ اسی خیال کی تردید کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اے دوست تیرا عشق ہی کچھ خام ہو تو ہو
یہ تو نہیں کہ یار تیرا مہربان نہیں

(کلام محمود)

اسی طرح ایک موقع پر حضور ایدہ اللہ نے واقفین زندگی کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا تھا۔

"جب تک کوئی یہ نہ سمجھے کہ ناکامی کا میں ذمہ دار ہوں وہ اپنے آپکو وقف نہ کرے۔"

پس اپنی محنت اور کوشش کو نام نہاد "محنت اور کوشش" تک محدود رکھنے سے خوشکن نتائج پیدا نہیں کئے جا سکتے بلکہ محنت اور کوشش کو دعا اخلاص اور ایثار کے حسین رنگوں سے رنگین کرنے سے ہی معاشرہ میں حسن پیدا کیا جا سکتا ہے جس سے خدا تعالیٰ کے قرب کی راہیں کھلتی ہیں۔

خدا کا قرب پائے گا نہ راحت سے نہ غفلت سے
یہ درجہ کر سکے گا تو فقط ایثار و محبت سے

(کلام محمود)

اللہ تعالیٰ مجلس کے ہر رکن کو اصلاح و ارشاد کی اس عظیم ذمہ داری میں کامیاب و کامران فرمائے۔ آمین

(خاکسار شبیر احمد یکے از انصار۔ واقف زندگی نائب قائد)

## دینی نصاب کی یاد دہانی

### (قابل توجہ کارکنان صدر انجمن احمدیہ)

دینی نصاب برائے سال ۶۵-۱۹۶۴ء برائے کارکنان صدر انجمن احمدیہ کا اعلان اا اپریل ۶۴ء کے الفضل میں کر دیا گیا تھا۔ بطور یاد دہانی ذیل میں دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔ چاہیئے کہ سب کارکنان اس کے لئے تیاری کریں۔ امتحان مارچ ۶۵ء میں ہو گا۔ تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ دینی نصاب حسب ذیل ہے۔

(۱) پارہ دوم سیقول السفہاء سے سورہ آل عمران تک۔
(۲) پانچ بناء اسلام مع مختصر تشریح
(۳) اسلامی اصول کی فلاسفی۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

## ولادت

برادرم چوہدری عبدالکریم خاں صاحب شاہد کاٹھ گڑھی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ سمندری ضلع لائل پور کو خدا تعالیٰ نے مورخہ ۸/۲۴ کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عبد الشکور تجویز فرمایا ہے۔ عزیز نومولود مکرم چوہدری عبدالعزیز خانصاحب کاٹھ گڑھی زعیم انصار اللہ چک ۲/ T.D.A ضلع سرگودہا کا پوتا اور مکرم چوہدری محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر مہدی محلہ گوجرہ ضلع لائل پور کا نواسہ ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرماویں۔ کہ خدا تعالےٰ عزیز نومولود کو نیک و خادم دین اور قرۃ العین بنائے۔

(خاکسار۔ حکیم عبدالواحد کارکن دفتر مکرم انچارج صاحب اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ ضلع جھنگ)

# دولتِ مشترکہ کانفرنس میں بھارت پر پاکستان کی سیاسی فتح

## مشترکہ اعلامیہ میں پاک بھارت تنازعات کے تصفیہ پر زور دیا گیا ہے

لندن ۱۷ جولائی ــ دولتِ مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس کے اختتام پر پرسوں رات جو مشترکہ اعلامیہ جاری ہوا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ وزرائے اعظم نے صدر پاکستان اور وزیر اعظم بھارت کے درمیان دوستانہ عام بیانوں پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے یہ توقع ظاہر کی ہے کہ دونوں ملکوں کے مسائل اسی دوستانہ جذبہ کے تحت طے ہو جائیں گے۔

وزرائے اعظم نے اس امر کو تسلیم کرتے ہوئے کہ دولتِ مشترکہ کا کام رکن ممالک کے درمیان ثالث کی حیثیت اختیار کرنا نہیں ہے۔ اس بات سے اتفاق کیا ہے کہ دولتِ مشترکہ کے ممالک ممکن ہو تو مصالحت کنندہ کا فرض انجام دے سکتے ہیں اور رکن ممالک کے درمیان تنازعات طے کرانے کے لئے اس صورت میں اپنے اثر و رسوخ سے کام لے سکتے ہیں بشرطیکہ متعلقہ فریق اس قسم کی مصالحت قبول کر لیں۔

وزرائے اعظم نے دنیا کے مختلف حصوں میں تنازعات طے کرانے کے سلسلہ میں اقوام متحدہ کی کوششوں کے لئے اپنی حمایت کی تجدید کی۔ انہوں نے منشور کے اصولوں کی پیروی کا پر اپنے عہد کا پھر سے اعادہ کیا اور اس بات پر زور دیا کہ اقوام متحدہ کی قوت اور اس کی صلاحیت میں اضافہ کیا جائے تاکہ منشور پر مکمل عمل کے لئے اسے جن تقاضوں کا سامنا ہے ان سے عہدہ برآ ہو سکے۔

دولتِ مشترکہ کانفرنس کے اعلامیہ میں بالواسطہ طور پر کشمیر اور پاک بھارت تنازعات کا جو ذکر کیا گیا ہے وہ بھارت پر پاکستان کی ایک بہت بڑی سیاسی فتح ہے۔ بتایا گیا ہے کہ مشترکہ اعلامیہ کی تیاری کے وقت بھارتی نمائندہ نے پاک بھارت تنازعات کا ذکر اعلامیہ میں شامل کرنے کی شدید مخالفت کی اور یہ موقف اختیار کیا کہ "کشمیر" بھارت کا داخلی مسئلہ ہے۔ بھارتی وزارتِ خارجہ کے مستقل سیکرٹری مسٹر ڈیسائی کے اعتراضات پر پاکستان کے وزیر خارجہ جناب ذوالفقار علی بھٹو نے دھمکی دی کہ اگر اعلامیہ میں پاک بھارت مسائل کا ذکر نہ کیا گیا تو وہ اجلاس سے واک آؤٹ کر جائیں گے۔ پاک بھارت تنازعات کو بھارت کے داخلی مسائل قرار دینے کے جواب میں جناب بھٹو اور صدر ایوب نے کانفرنس پر واضح کیا کہ کشمیر قبرص اور جنوبی رہوڈیشیا کے مسائل سے کچھ زیادہ داخلی نہیں ہے اور مشترکہ اعلامیہ میں قبرص اور جنوبی رہوڈیشیا کو شامل کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ دولتِ مشترکہ کے تمام دوسرے ممالک نے بھارتی موقف سے سخت اختلاف کیا اور نتیجۃً بالواسطہ طور پر کشمیر اور پاک بھارت تنازعات کا ذکر مشترکہ اعلامیہ میں شامل کر لیا گیا۔ واضح رہے کہ اس بار پاکستان کو بھارت پر ایک سیاسی فتح حاصل ہوئی ہے۔ کیونکہ دولتِ مشترکہ نے اپنے گذشتہ بارہ جلسوں کے اختتام پر مشترکہ اعلامیہ میں پاک بھارت تنازعات کا کبھی ذکر نہیں کیا۔

### پاک بھارت تعلقات کے نئے دَور کا آغاز ہوگا

#### اعلامیہ پر نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم کا تبصرہ

لندن ۱۷ جولائی ــ نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم نے دولت مشترکہ کانفرنس کے مشترکہ اعلامیہ میں مسئلہ کشمیر اور پاک بھارت تنازعات کے ذکر کا خیر مقدم کیا ہے اور امید ظاہر کی کہ مستقبل میں پاکستان اور بھارت کے تعلقات میں ایک نئے دَور کا آغاز ہوگا۔ لندن کے اخبارات نے بھی کانفرنس پر اپنے تبصروں میں صدر ایوب کی بڑی تعریف کی ہے۔

لندن کے آزاد اخبار ٹائمز نے لکھا ہے کہ صدر ایوب نے باقاعدہ دلیلوں کے ذریعے ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ملکوں کی تجارت کے ضمن جو تجاویز پیش کی ہیں ان کی حمایت کی جانی چاہیئے۔

### لاہور میں موسلا دھار بارش

#### نشیبی علاقے زیرِ آب آ گئے

لاہور ۱۷ جولائی ــ محکمہ موسمیات کی اطلاع کے مطابق لاہور میں گذشتہ ۲۴ گھنٹوں کے دوران ساڑھے تین انچ بارش ہوئی ہے گذشتہ رات دو انچ سے زائد بارش ہوئی ہے جس کے باعث لاہور شہر کے بیشتر نشیبی علاقوں میں پانی کھڑا ہو گیا ہے بہت سے علاقے جزیروں کی شکل اختیار کر گئے ہیں اور ان میں آمد و رفت مشکل ہو گئی ہے۔ کرشن نگر اور ساندہ روڈ پر ڈسٹرکٹ کونسل ہال کے قریب کئی فرلانگ تک سڑک زیر آب ہے جہاں سے کاریں۔ موٹر رکشے اور ٹیکسی بھی نہیں گزر سکتیں۔

گلستان کالونی میں اس وقت بھی ۳ فٹ کے لگ بھگ پانی کھڑا ہے اور ۱۶ مکانوں کی بیرونی دیواریں گر گئی ہیں۔ رات وسن پورہ محمد نگر محلہ میں بارش سے فائدہ اٹھا کر چوروں نے پانچ گھروں میں نقب لگائی اور تقریباً ۲۰ ہزار روپے کا مال لے اڑے۔

### چو این لائی سے وحید الزماں کی بات چیت

پیکنگ ۱۷ جولائی۔ پاکستان کے وزیر تجارت جناب وحید الزماں نے چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی اور وزیر خارجہ مارشل چن یی سے کل دو گھنٹہ تک بات چیت کی۔

# پاکستان اور بھارت کے اختلافات ختم نہ ہوئے تو دونوں ملک تباہ ہو جائیں گے (صدر ایوب)

## بھارت کو کشیدگی کم کرنے کے لئے ٹھوس تجاویز پیش کرنے کی دعوت

لندن ۱۷ جولائی۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان اختلافات ختم کر دیئے جائیں کیونکہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو دونوں ملکوں کو تباہی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ صدر ایوب نے یہ بات بھارتی وزیر اعظم لال بہادر شاستری کے مراسلہ کے جواب میں کہی ہے جو یہ مراسلہ بھارت کے وزیر خزانہ کرشنما چاری اپنے ہمراہ لندن لائے تھے۔ صدر ایوب نے اپنے جواب میں کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان کشیدگی جاری رکھنے کے لئے پرانی باتیں یاد نہیں رکھنی چاہئیں بلکہ دانش کے تقاضے کے مطابق دونوں ملکوں کے درمیان اختلافات ختم کرنے اور خوشگوار تعلقات قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

صدر ایوب نے اپنے مراسلہ میں یہ بات بھی واضح کر دی ہے کہ وہ اس صورت میں بات چیت کے لئے نئی دہلی جا سکتے ہیں کہ بھارت دونوں ملکوں کے درمیان کشیدگی کم کرنے کے لئے ٹھوس تجاویز پیش کرے کیونکہ اگر دونوں ملکوں کے سربراہوں کی بات چیت کامیاب نہ ہوئی تو صورت حال خطرناک ہو جائے گی!

### دولت مشترکہ کا سیکرٹریٹ دو ماہ میں قائم ہو جائے گا

لندن ۱۷ جولائی۔ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر ایلک ڈگلس ہیوم نے کل رات یہاں توقع ظاہر کی کہ دو ماہ کے اندر دولت مشترکہ کا سیکرٹریٹ قائم کر دیا جائے گا۔ انھوں نے کہا کہ یہ تجویز دولت مشترکہ کے سینئر حکام کو روانہ کر دی گئی ہے جو جلد ہی اپنی سفارشات سے ہمیں مطلع کریں گے۔ وزیر اعظم برطانیہ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے انھوں نے کہا کہ وزرائے اعظم نے پہلے ہی یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ ہمارے خیالات خواہ کتنے ہی مختلف کیوں نہ ہوں ہم ان پر بات چیت کریں گے لہٰذا کسی بھی مسئلے پر کانفرنس سے واک آؤٹ کر جانے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہو سکتا سر ایلک نے کہا کہ مختلف نسلوں کے مابین اختلافات ختم کرنے کے لئے دولت مشترکہ کو اہم کردار ادا کرنا ہے اور مشترکہ اعلان اسی مقصد کی ترجمانی کرتا ہے۔

# محترمہ حسین بی بی صاحبہؓ اہلیہ چوہدری برکت علی صاحبؓ وفات پا گئیں

## اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ربوہ ــــ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی خوش دامن محترمہ حسین بی بی صاحبہؓ اہلیہ محترم چوہدری برکت علی صاحب مرحوم نمبردار اراضی یعقوب سیالکوٹ مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۶۴ء بروز چہار شنبہ بعمر ۸۰ سال سیالکوٹ میں وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ موصیہ اور صحابیہ تھیں آپ کو ۱۹۰۴ء میں جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیالکوٹ تشریف لے گئے تھے بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند عبادت گزار اور دعاؤں میں خاص شغف رکھنے والی بزرگ خاتون تھیں تہجد اور اشراق کی نماز بھی بہت باقاعدگی اور تعہد کے ساتھ ادا کرتی تھیں۔

مرحومہ کا جنازہ ۱۵ جولائی کو رات کے بارہ بجے کے قریب سیالکوٹ سے بذریعہ ٹرک ربوہ پہنچا ۱۶ جولائی کو دس بجے صبح مکرم الحاج مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سابق مبلغ انچارج غانا مشن نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں اہل ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے ازاں بعد جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحومہ کی نعش کو قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا مبشر صاحب نے ہی دعا کرائی مرحومہ نے ایک بیٹی اور دو بیٹے اپنی یادگار چھوڑے ہیں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ محترمہ حسین بی بی صاحبہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور خاص مقام قرب سے نوازے نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین